

نیند (سونے) کے احکام

سوتے وقت با وضو ہو کر سونا

• سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”جو شخص با وضو سوتے تو اس کے جسم کے ساتھ لگے کپڑے میں فرشتہ رات گزارتا ہے اور جب وہ بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے ”اللهم اغفر لعبدك فلان فإنه بات طاهرا“ [صحیح ابن حبان: ۱۰۵۱]

”اے اللہ! اپنے فلاں بندے کو بخش دے بے شک اس نے سوتے ہوئے با وضو رات گزار لی۔“

• سیدنا معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو مسلمان رات کو ذکر و اذکار اور وضو کر کے سوتا ہے تو وہ رات کو بیدار ہونے پر اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی جو بھلائی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے وہ بھلائی عطا کر دیتا ہے۔ [سنن ابی داؤد: ۵۰۳۲] نیز دیکھیں [صحیح البخاری: ۲۳۷، صحیح مسلم: ۲۷۱۰]

جنابت کی حالت میں سونا

• جنابی آدمی سونے سے پہلے شرم گاہ کو دھوئے اور وضو کر لے پھر سوتے۔

• سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ ”رسول اللہ ﷺ جنابت کی حالت میں جب سونا چاہتے تو آپ ﷺ اپنی شرم گاہ کو دھوتے اور نماز جیسا وضو کرتے۔“ [صحیح البخاری: ۲۸۸] رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عمرؓ کو جنابت کی حالت میں سونے سے پہلے وضو کرنے اور اپنی شرم گاہ کو دھونے کا حکم دیا تھا۔ [صحیح البخاری: ۲۹۰، صحیح مسلم: ۳۰۰]

• جنابی آدمی کا سونے سے پہلے کبھی کبھار نہانا بھی مسنون ہے۔

• سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ جنابت کی حالت میں بعض اوقات غسل کر کے سوجاتے اور بعض دفعہ وضو کر کے سوتے۔“ [صحیح مسلم: ۳۰۷]

ملاحظہ: کبھی کبھار تیمم کرنا بھی صحیح ہے۔ [سنن البیہقی: ۳۰۰۱، مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۸۱۰ سندہ حسن]

رات کو سوتے وقت

• رات کو سوتے وقت اللہ کا نام لے کر دروازوں کو بند کر دینا چاہئے۔

• اللہ کا نام لیکر برتنوں کو ڈھانک دینا چاہئے، اگر ڈھانکنے کی کوئی چیز نہ ہے تو کوئی لکڑی اسکے اوپر رکھ دینی چاہئے۔

• اللہ کا نام لے کر مشکیزوں کے منہ باندھ دینے چاہئے۔

• اللہ کا نام لے کر موم بتی وغیرہ بجھا دینی چاہئے۔ [صحیح مسلم: ۲۰۱۲]

طوطہ: اللہ کا نام لے کر سے مراد بسم اللہ ہے اور اس طرح نیند کے غلبے کی وجہ سے عشاء سے پہلے بھی سویا

جاسکتا ہے۔ [صحیح البخاری: ۵۲۹، ۵۷۱]

• آگ کو جلتا ہوا نہیں چھوڑنا چاہئے۔ [صحیح مسلم: ۲۰۱۵]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

”بے شک یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب تم سونے کا ارادہ کرو تو اس کو بجھا دو۔“ [صحیح مسلم: ۲۰۱۶]

• عشاء سے پہلے سونا اور عشاء کے بعد باتیں کرنا مکروہ ہے۔ [صحیح البخاری: ۵۶۸]

مگر علم کے سیکھنے، گھر والوں اور مہمان سے حسب ضرورت عشاء کے بعد بھی بات کرنا درست ہے۔

[صحیح البخاری: ۲۰۶، ۶۰۰]

• سوتے وقت بسم اللہ پڑھ کر اپنے کپڑے کے کونے سے بستر کو تین بار جھاڑنا چاہیے۔ [صحیح البخاری: ۷۳۹۳]

• دائیں پہلو پر سونا چاہئے۔ [صحیح البخاری: ۶۳۱۱]

• دائیں ہاتھ کو دائیں رخسار کے نیچے رکھنا چاہئے۔ [صحیح البخاری: ۶۳۱۳]

طوطہ: سوتے وقت قبلہ رخ ہو کر سونا ثابت نہیں ہے۔

اسی طرح شمال کی طرف ناگیں کر کے سونے کی ممانعت ثابت نہیں ہے، لہذا قبلہ کی طرف پاؤں پھیلا کر سونا جائز

ہے، اس کے خلاف قرآن وحدیث میں کچھ وارد نہیں۔

• سوتے وقت پڑھنے کی دعائیں مندرجہ ذیل ہیں:

”اللَّهُمَّ اسَلِّمْتْ نَفْسِي إِلَيْكَ وَقَوَّضْتْ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ إِلَيْكَ، وَالْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ، وَلَا مَنجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ“ جو آدمی یہ دعا پڑھ کر سوجائے اگر وہ اسی رات مر گیا تو وہ فطرت پر مرے۔

[صحیح البخاری: ۶۳۱۳، صحیح مسلم: ۲۷۰۱]

طوطہ: ”ان کلمات کو اپنی آخری دعا بنانا چاہئے، یعنی اس کے پڑھنے کے بعد گفتگو نہیں کرنی چاہئے۔

[صحیح البخاری: ۲۳۷، صحیح مسلم: ۲۷۱۰]

• اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا [صحیح البخاری: ۶۳۱۲]

• اللَّهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي وَاَنْتَ تَوَفَّاها، لَكَ مَمَاتُها وَمَحْيَاها اِنْ اَحْيَيْتَها فَاحْفَظْها، وَاِنْ اَمَتَها

فَاغْفِرْ لَها، اللَّهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ. [صحیح مسلم: ۲۷۱۲]

• اللَّهُمَّ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقُ الْحَبِّ

النَّوِيِّ، وَمَنْزِلُ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اَجِدُ بِناصِيَتِهِ،

اللَّهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ

فَوْقَكَ شَيْءٌ اَنْتَ الْباطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ [صحیح مسلم: ۲۷۱۳]

• سُبْحَانَكَ رَبِّي، بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي، وَبِكَ اَرْفَعُهُ، اِنْ اَمْسَكَتْ نَفْسِي فَاعْفِرْ لَها، وَاِنْ

أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ . [صحیح مسلم: ۲۴۱۴]

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكَفَانَا وَأَوَانَا، فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَّ .

[صحیح مسلم: ۲۴۱۵]

● سورۃ السجدۃ اور سورۃ الملک کو پڑھنا۔ [مسند أحمد: ۳۳۰/۳، مستدرک حاکم: ۳۱۲/۲]

● سورۃ البقرۃ کی آخری دس آیتیں تلاوت کرنا۔ [صحیح البخاری: ۳۰۰۸، صحیح مسلم: ۸۰۸]

● آیت الکرسی پڑھنی چاہئے۔

سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جب تو اپنے بستر پر آئے تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو تو اللہ کی طرف سے ایک محافظ ہمیشہ تیرے ساتھ رہے گا اور صبح تک شیطان تیرے قریب بھی نہیں پھسکے گا۔“ [صحیح البخاری: ۲۳۱۱]

● جب بستر پر آدمی آئے تو دونوں ہاتھ کو جوڑ لے پھر پھونک مارے۔ سورۃ الاخلاص، الفلق اور الناس پڑھے اور اپنے جسم پر جہاں تک ہو سکتا ہے انہیں پھیر لے اور (ہاتھوں کو) پھیرنے کی ابتدا سر چہرے اور جسم کے اگلے حصے سے کی جائے اور یہ عمل تین بار کیا جائے۔ [صحیح البخاری: ۵۰۱۷]

● حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہو گئے تو آپؐ مجھے دم کے لیے کہتے تو میں آپؐ پر یہ عمل

کرتی۔ [صحیح البخاری: ۵۷۴۸]

● سوتے وقت ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر، ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ پڑھنی چاہئے۔ [صحیح البخاری: ۶۳۱۸]

● سیدنا علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کلمات کو کبھی بھی نہیں چھوڑا [صحیح البخاری: ۵۳۶۲]

● جب رات کو آدمی اچانک بیدار ہو تو یہ دعا پڑھے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ،
الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، يَدْعَا بِرُذْهَ كَرِيهَ كَبِي
”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي“ [صحیح البخاری: ۱۱۵۳]

● نیند میں گھبراہٹ ہو تو یہ دعا پڑھے: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ
وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ [مسند أحمد: ۵۷۴/۳]

● نیند سے بیدار ہوتے وقت پڑھی جانے والی دعائیں:

● الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ [صحیح البخاری: ۶۳۱۲]

● اللَّهُ أَكْبَرُ دس مرتبہ، الْحَمْدُ لِلَّهِ دس مرتبہ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ دس مرتبہ، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ
دس مرتبہ، أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ دس مرتبہ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دس مرتبہ، اور پھر اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ ضَيْقِ الدُّنْيَا
وَضَيْقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ دس مرتبہ پھر کہے اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي وَرَزَقْنِي وَعَافِنِي .

[سنن أبي داؤد: ۷۶۶، صحیح ابن حبان: ۶۳۹]

● سورۃ آل عمران کی آخری دس آیتیں ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ مِنْ لَدُنْكَ آيَاتٍ لَكُمْ تَنْفَلِحُونَ﴾

تک پڑھنی چاہئے۔ [صحیح البخاری: ۲۵۷۱، صحیح مسلم: ۷۶۳] یہ آخری دونوں دعاؤں کے وقت کی صراحت بھی ہے کہ ان کو تہجد کے وقت اٹھتے وقت پڑھنا چاہئے۔

○ آپ ﷺ رات کو (نیند سے بیدار ہوتے وقت) کافی دیر تک فرماتے: **سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ** پھر فرماتے: **سُبْحَانَ رَبِّيَ وَيَحْمَدُهُ** [صحیح أبي عوانه: ۳۰۳۲ و سندہ صحیح، سنن النسائي: ۲۰۹۳، سنن ابن ماجه: ۲۸۷۹، بحوالہ ماہنامہ المدیث حضور، شمارہ: ۳۲، ۳۳]

● اگر کوئی نماز سے سویا رہ گیا کسی نے جگا یا ہی نہیں تو جب وہ بیدار ہوگا تو وہی وقت اسکی فوت شدہ نماز کا ہے۔ [صحیح مسلم: ۶۸۳]

● سوکر اٹھے تو مسواک کرنی چاہئے۔ [صحیح البخاری: ۲۳۵، صحیح مسلم: ۲۲۵]

● برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھ کو تین بار دھوئے، کیونکہ نا جانے اس کے ہاتھ کہاں کہاں لگے ہوں۔

[صحیح مسلم: ۲۷۸]

● سوکر اٹھے تو ناک میں پانی ڈال کر تین بار جھاڑنا چاہئے کیونکہ شیطان سونے والے کے نختوں میں رات گزارتا ہے۔

[صحیح مسلم: ۲۳۸]

● سوئے ہوئے آدمی کو بیدار کر جائے (تا کہ وہ بھی نماز پڑھے) جیسا کہ حضرت عائشہؓ کی روایت میں ہے کہ ”آپ ان کو نماز کے لیے جگا دیتے تھے۔“ [صحیح البخاری: ۹۹۷] اگرچہ اس حدیث میں تو نماز وتر پڑھنے کا ذکر ہے۔ ویسے ہر فرض نماز کے لئے بھی اٹھانا ضروری ہے، کیونکہ یہ بھی امر بالمعروف میں آتا ہے۔

جگانے کا طریقہ

جگانے کا طریقہ یہ ہے کہ جو پہلے نیند سے بیدار ہوا ہے وہ اونچی آواز میں بار بار اللہ اکبر اللہ اکبر کہتا رہے یہاں تک کہ سونے والے بیدار ہو جائیں۔ ایک سفر میں جب کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام صبح کے وقت بھی سوئے رہے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا اور سورج کی گرمی کی وجہ سے بعض صحابہؓ بیدار ہوئے تو جب سیدنا عمر فاروقؓ بیدار ہوئے تو ”فکبر ورفع صوتہ بالتکبیر، فما زال یکبر ويرفع صوتہ بالتکبیر حتی استیقظ بصوتہ النبئی ﷺ.....“ انہوں نے اونچی آواز میں اللہ اکبر کہا، آپ بار بار اللہ اکبر اونچی آواز میں کہتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ کی آواز سے رسول اللہ ﷺ بیدار ہو گئے۔“ [صحیح البخاری: ۳۳۳] یہ چونکہ سفر کی کیفیت تھی اور صحابہ کرام سفر سے تھکے ہوئے تھے اور رات کو سوئے بھی رات کے آخری حصے میں تھے جس کی وجہ سے سب لوگ نماز کے وقت سوئے رہ گئے۔

بعض روایات سے سونے والے کو حرکت دے کر جگانا ثابت ہے۔ [صحیح مسلم: ۷۶۳] جب کہ سونے والے کا نام لے کر کہنا اے فلاں کھڑے ہو جائیے یہ بھی مسنون ہے۔ [صحیح البخاری: ۵۲۵، ۳۳۱]

نوٹ: ہوتے وقت کسی سے کہہ دینا کہ نماز کیلئے اسے جگا دے۔ ابن عباسؓ سے ثابت ہے۔ دیکھئے [صحیح مسلم: ۷۶۳] معلوم ہوا کہ سونے والوں کو بیدار کرنے کے لئے ان کے پاس تھوڑی سی بلند آواز کے ساتھ اللہ اکبر بار بار کہا جائے۔ بہر حال جب آدمی نماز پڑھنے کے لیتجو د بیدار ہو تو سونے والوں کو بھی ضرور بیدار کرے یہ اس پر فرض بنتا

ہے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے۔

● صبح کی نماز کے لئے ضرور اٹھ کر نماز پڑھے اس وقت سوتا نہ رہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اس آدمی کا ذکر کیا گیا جو ساری رات سویا رہتا ہے صبح کی نماز کے لئے بھی نہیں اٹھتا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «بَالَ الشَّيْطَانِ فِي أَدْنِهِ» "شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے۔" [صحیح البخاری: ۱۱۳۳]

● رات کے اوّل حصے میں سو جانا اور آخری حصے میں نماز تہجد کے وقت اٹھ جانا چاہئے۔

○ سید عائشہؓ رسول اللہ ﷺ کے متعلق فرماتی ہیں: "کان ینام أوله ویقوم آخره فیصلی"

آپ رات کے اول حصے میں سو جاتے اور آخری حصے میں بیدار ہو جاتے اور نماز (تہجد) پڑھتے۔ [صحیح البخاری: ۱۱۳۶]

رات کے آخری حصے میں اٹھ کر نماز تہجد کا اہتمام کرنا بہت بڑا عمل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ، صَلَاةُ اللَّيْلِ» فرض نماز کے بعد سب نمازوں سے افضل تہجد کی نماز ہے۔ [صحیح مسلم: ۱۱۶۳] اور اس وقت دعا کرنی چاہئے اس وقت کی دعا قبول ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر آتے ہیں اور خود اعلان کرتے ہیں کہ کون ہے جو مجھ سے مانگے اسے دوں؟ [صحیح البخاری: ۱۱۳۵، صحیح مسلم: ۷۵۸]

● توطئہ: نماز تہجد پہلے فرض تھی جب کہ بعد میں نفل قرار دے دی گئی۔ [صحیح مسلم: ۷۴۶]

● نماز تہجد کے لئے اپنی بیوی کو بھی بیدار کرنا چاہئے۔

رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کیلئے رحمت کی دعا کی ہے جو رات کو اٹھا، پھر نماز (تہجد) پڑھی اور اپنی عورت کو جگایا پھر اس نے بھی نماز پڑھی۔ اس نے انکار کیا تو اس کے منہ پر پانی کے چھینے مارے۔ [سنن أبي داؤد: ۱۳۰۸، حاکم: ۳۰۹۱]

● رمضان کے آخری عشرے میں آدمی خود بھی رات کو بیدار رہے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار رکھے۔

[صحیح البخاری: ۲۰۲۳، صحیح مسلم: ۱۱۷۴]

● سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں: "کان رسول الله! یجتهد فی العشر الأواخر، مالا یجتهد فی غیره"

"رسول اللہ ﷺ جتنی محنت رمضان کے آخری عشرہ میں کرتے تھے اتنی اس کے علاوہ (دنوں) میں نہیں کرتے تھے۔"

[صحیح مسلم: ۱۱۷۵] یعنی رات کو نماز تہجد کا خصوصی اہتمام کرتے۔

● عام دنوں میں مکمل رات عبادت کرنا اور سونا ہی نایہ ممنوع ہے۔ [صحیح البخاری: ۱۱۵۱]

بعض صوفی قسم کے لوگ ساری ساری رات جاگتے رہتے ہیں وہ اپنے گمان میں تو اچھا عمل سمجھتے ہیں حالانکہ سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے یہ بھی مردود ہے، کیونکہ قرآن [المزمل: ۴۲] اور حدیث [صحیح البخاری: ۱۱۳۱، ۱۱۳۲] وغیرہ میں رات کو کچھ حصہ میں سونے اور کچھ حصہ میں اٹھ کر عبادت کرنے کا ذکر ہے اور تین آدمیوں کا قصہ کہ جس میں ایک نے کہا تھا کہ میں ساری رات عبادت کروں گا سوؤں گا نہیں [صحیح البخاری: ۵۰۶۳] میں بھی اس کی صراحت موجود ہے۔

○ قیام اللیل کا سب سے بہتر طریقہ

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کو نمازوں میں سے سب سے محبوب داؤد کی نماز ہے وہ رات کا نصف سو جاتے اس کا تیسرا حصہ قیام کرتے اور چھٹا حصہ سو جاتے۔" [صحیح البخاری: ۱۱۳۱]

● بعض لوگ تہجد کی نماز کبھی پڑھتے ہیں کبھی نہیں پڑھتے، حالانکہ روزانہ تہجد کا اہتمام کرنا چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن مسعودؓ کو کہا تھا: «لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ»

”اے عبد اللہ! تو اس شخص کی طرح نہ ہو جو نماز تہجد پڑھا کرتا تھا پھر اس نے چھوڑ دی۔“ [صحیح البخاری: ۱۱۵۲]

● بعض لوگ ساری ساری رات سوئے رہتے ہیں نہ ان کو نماز کی فکر ہوتی ہے اور نہ دعا کی جستجو۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ «إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً، لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ» ”رات میں ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے جو مسلمان آدمی اس گھڑی کی موافقت کرتا ہے (یعنی اسے پالیتا ہے) تو وہ آدمی جو بھی اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز دے دیتے ہیں اور یہ (گھڑی) ہر رات کو ہوتی ہے۔“ [صحیح مسلم: ۷۵۷]

● رسول اللہ ﷺ نے اپنا خواب بیان کیا کہ ایک آدمی کا سر پتھر کے ساتھ کچلا جا رہا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ قرآن سے کنارہ کشی کرتا تھا اور «وَيَتَأَمَّنُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ» وہ فرضی نماز سے (پڑھنے کی بجائے) سویا رہتا تھا۔“ [صحیح البخاری: ۱۱۳۳]

● اسی طرح نماز تہجد پڑھنے تک شیطان آدمی کے سر پر جو گرہیں لگاتا ہے وہ بھی کھل جاتی ہیں۔

[صحیح البخاری: ۱۱۳۲]

● سحری کے وقت اٹھ کر اپنے گناہوں کی معافی مانگنا متقی لوگوں کی علامت ہے۔ [الذاریات: ۱۸]

مسئلہ: اگر آدمی سویا ہوا ہے اس پر نیند کا غلبہ ہے تو وہ کیا کرے فرض نماز اٹھ کر پڑھے یا بعد میں جب نیند پوری ہو جائے تو پڑھے؟

حافظ عبد المنان نور پوری حفظہ اللہ لکھتے ہیں کہ ”منہ پر پانی کے چھیننے لگا کر یا غسل وغیرہ کر کے نیند کھول کر فرض نماز ادا کرے۔ اگر نماز نفل ہے تو سو جائے اٹھ کر نفل پڑھ لے۔“ [احکام و مسائل: ۱۶۸/۲]

● اگر نماز پڑھتے ہوئے اُوٹھ آجائے تو نماز پڑھنی چھوڑ دے پھر بعد میں جب اُوٹھ چلی جائے تو پڑھ لے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعَسٌ لَا يَذَرِي لَعَلَّهُ يَسْتَعْفِرُ فَيَسْبُ نَفْسَهُ.....» ”جب کسی کو اُوٹھ آئے اور وہ نماز پڑھ رہا ہو اس کو سوجانا چاہئے یہاں تک کہ اس کی نیند ختم ہو جائے بے شک جب کوئی اُوٹھنے کی حالت میں نماز پڑھ رہا ہو وہ نہیں جانتا کہ وہ بخشش طلب کر رہا ہے کہ وہ اپنے آپ کو گالیاں دے رہا ہے۔“ [صحیح البخاری: ۲۱۲]

ایک حدیث میں ہے کہ

”جب نماز میں اُوٹھ آئے تو وہ سو جائے، یہاں تک کہ وہ جان لے وہ کیا پڑھ رہا ہے۔“ [صحیح البخاری: ۲۱۳]

معلوم ہوا کہ اُوٹھنے کی حالت میں نماز پڑھنی جائز نہیں، لیکن اگر جماعت کے ساتھ ہے تو نماز کے اندر جس کو اُوٹھ

آجائے تو ساتھ والے نمازی کو چاہئے کہ اس کو جگا دے۔ [صحیح مسلم: ۷۶۳]

● جمعہ کا خطبہ سنتے ہوئے اگر اُوٹھ آجائے تو اس کو اپنی جگہ تبدیل کر لینی چاہئے۔ سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي مَجْلِسِهِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ» ”جب تم میں سے کسی کو جمعہ کے دن اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے اُوٹھ آجائے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنی اس جگہ سے پھر جائے (یعنی وہاں سے اٹھ کر کسی دوسری جگہ بیٹھ جائے)“ [سنن ابی داؤد: ۱۱۹، مسند أحمد: ۲۲۲] اسی حدیث کو امام ترمذی نے حسن صحیح [۵۲۶] اور ابن خزیمہ نے صحیح [۱۶۰۳ ج ۱۸۱۹] کہا ہے۔

◉ نماز جمعہ کے بعد قیلولہ کرنا مسنون ہے۔

سیدنا اہل بن سعد فرماتے ہیں: ”ما كنا نقبل ولا نتغدى رسول الله إلا بعد الجمعة“ ہم (صحابہ کرامؓ) رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں صبح کا کھانا اور قیلولہ نماز جمعہ کے بعد ہی کرتے تھے۔ [صحیح البخاری: ۹۳۰] نیز دیکھیں

[صحیح البخاری: ۹۳۰، ۹۳۱]

◉ کیا نیند نوافض وضو میں سے ہے؟ اس کی کچھ تفصیل ہے ہم اس کی مختلف صورتیں بنا سکتے ہیں۔

◉ اُدگھ نوافض وضو میں سے نہیں ہے۔

اُدگھ کی تعریف

◉ امام خطابی کہتے ہیں ”اُدگھنے والا وہ شخص ہے جسے طبیعت کے بوجھل ہونے نے ایسا کر رکھا ہو کہ وہ احوال

باطنہ کی معرفت سے قاصر ہو۔“ [غریب الحدیث للخطابی بحوالہ تمام المنہ: ۱۰۱]

◉ لغت کی کتاب [القاموس الوحید، ص: ۱۶۷۲] میں ہے کہ: ”غنودگی (نیند سے کم درجہ) ابتدائی نیند

◉ امام نووی فرماتے ہیں کہ: ”اُدگھ عقل پر غلبہ نہیں پاتی بلکہ اُدگھ کے دوران حواس میں صرف معمولی سافٹویر آ جاتا

ہے لہذا وہ ساقط (معطل) نہیں ہوتے۔ [شرح مسلم للنووی: ۱۲۳۱ درسی]

◉ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: ”قال أهل اللغة: خفق رأسه إذا حركه وهو ناعس“ لغت کے ماہرین

نے کہا کہ اُدگھ میں سر کو حرکت دینے والے کوئی خفق رأسہ (اُدگھنے والا) کہتے ہیں۔“ [فتح الباری: ۳۱۵/۱] اور

فرماتے ہیں کہ ”جس کے حواس قائم رہیں حتیٰ کہ وہ اپنے ساتھی کی بات سن سکتا ہو مگر یہ اس کا معنی نہ سمجھ سکے تو یہ

حالت اُدگھ ہے اگر حالت سے بڑھ جائے تو حالت نیند ہے۔ [فتح الباری: ۳۱۵/۱]

جو ہم نے کہا ہے کہ اُدگھ نوافض وضو نہیں ہے اس کے دلائل یہ ہیں:

◉ سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو جمعہ کے دن (خطبہ جمعہ سنتے

وقت) اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے اُدگھ آ جائے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنی اس جگہ سے پھر جائے (یعنی وہاں سے اُٹھ کر

کسی دوسری جگہ پر بیٹھ جائے۔“ [سنن أبی داؤد: ۱۱۱۹، مسند أحمد: ۲۲/۲]

◉ امام ابن خزیمہ نے اس حدیث پر باب قائم کیا ہے: ”باب استحباب تحول الناعس يوم الجمعة

عن موضعه إلى غيره، والدليل على أن النعاس ليس باستحقاق نوم ولا موجب

وضوء“ اُدگھنے والے کا جمعہ کے دن (خطبہ سنتے ہوئے) اپنی جگہ سے دوسری جگہ کی طرف پھرنا مستحب ہے

اور یہ اس پر بھی دلیل ہے کہ اُدگھ نیند کی مستحق نہیں ہے اور نہ ہی (اُدگھ) وضو کو واجب کرنے والی ہے۔“

[صحیح ابن خزیمہ: ۱۵۹/۳]

◉ امام بخاری نے اپنی صحیح [۲۱۲] میں سیدہ عائشہؓ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی کو اُدگھ آئے اس حال میں کہ وہ نماز پڑھ رہا ہو اس کو چاہئے کہ وہ سو جائے

یہاں تک کہ اس کی نیند ختم ہو جائے (پھر اُٹھ کر با وضو ہو کر نماز پڑھے) بے شک جب کوئی اُدگھنے کی حالت میں نماز پڑھ

رہا ہو وہ نہیں جانتا کہ وہ بخشش طلب کر رہا ہے کہ اپنے آپ کو گالیاں دے رہا ہے۔“

[صحیح البخاری: ۲۱۲، صحیح مسلم: ۷۸۲]

واضح ہوا کہ اونگھ آنے سے رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں کہا کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا بلکہ کہا کہ وہ سو جائے۔ اگر اونگھ سے وضو ٹوٹتا ہوتا تو نبی ﷺ یہ فرماتے کہ نماز کی حالت میں جس کو اونگھ آئے اسے چاہئے کہ وہ دوبارہ وضو کرے پھر نماز پڑھے جب کہ ایسا نہیں فرمایا، لہذا معلوم ہوا کہ اونگھ نواقض وضو میں سے نہیں ہے۔

● اس مسئلہ کی وہ حدیث بھی دلیل ہے جس میں سیدنا ابن عباسؓ کے رات کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے کا ذکر ہے اس میں یہ بھی ہے ابن عباسؓ فرماتے ہیں: ”جب میں ذرا اونگھ جاتا تو آپ میرے کان کی لو پکڑ لیتے۔“ [صحیح مسلم: ۷۲۳]

● امام بخاریؒ نے اسی حدیث پر باب باندھا ہے: ”باب الوضوء من النوم ومن لم من النعسة والنعستين أو الخفقة وضوءاً“ نیند سے وضو کرنے کا بیان اور جس شخص نے ایک دو بار اونگھنے یا نیند کی وجہ سے سر جھکنے سے وضو لازم نہیں سمجھا۔

● امام نسائیؒ نے بھی مذکورہ حدیث پر باب باندھا ہے: ”باب النعاس“ اونگھ کا بیان امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ ”قال الشافعي والأصحاب لا ينتقض الوضوء بالنعاس“ امام شافعی اور ان کے اصحاب اونگھ سے وضو نہ ٹوٹنے کے قائل ہیں۔ [شرح مسلم: ۶۳۱]

● ساتھ شیخ ابن بازؒ فرماتے ہیں کہ ”رہی اونگھ تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا، کیونکہ اونگھ کی صورت میں شعور ختم نہیں ہوتا۔“ [مقالات و فتاویٰ ص ۲۵]

ہماری مذکورہ گزارشات سے ثابت ہوا کہ اونگھ سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ والحمد لله على ذلك

کون سی نیند ہے جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

نیند کی تعریف

● امام خطابی لکھتے ہیں کہ ”نیند کی حقیقت یہ ہے کہ وہ ایک گہری غشی ہے جو دل پر چھا جاتی ہے اور اُسے ظاہری امور کی معرفت سے منقطع کر دیتی ہے۔“ [غریب الحدیث: ۳۲۲، بحوالہ تمام المنہ ص ۱۰۱]

● ابن حجر فرماتے ہیں: ”نیند کی علامات سے یہ ہے کہ سونے والا خواب دیکھے۔“ [فتح الباری: ۳۱۵/۱]

پہلے ہم دلیل ذکر کرتے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ نیند نواقض وضو ہے۔ سیدنا صفوان بن عسالؓ سے روایت ہے کہ جب ہم سفر پر ہوتے تو رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیتے کہ ہم تین دن اور ان کی راتیں موزے نہ اتاریں الا یہ کہ حالت جنابت لاحق ہو جائے، تاہم پاخانہ، پیشاب اور نیند کی وجہ سے اتارنے کی ضرورت نہیں۔ [سنن ترمذی: ۹۶، سنن نسائی: ۱۲۷، صحیح ابن خزيمة: ۱۱۹۲ اور ابن حبان: ۱۵۹]

یہ حدیث اس باب میں واضح دلیل ہے کہ نیند سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، کیونکہ نیند کا ذکر پیشاب، پاخانہ کے ساتھ ہوا ہے تو جس طرح پیشاب و پاخانہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح نیند سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

وضو مستغرق نیند سے ٹوٹتا ہے ہلکی سی نیند سے نہیں ٹوٹتا

اس کے دلائل مندرجہ ذیل ہے:

① سیدنا ابن عباسؓ کی لمبی حدیث جس میں آتا ہے کہ انہوں نے ایک رات اپنی خالہ میمونہؓ کے گھر میں گزارا پھر

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اس میں یہ لفظ بھی ہیں: ”فجعلت إذا اغفیت يأخذ بشحمة اذنی“ (نماز میں) جب میں ذرا اونگھ جاتا تو آپ ﷺ میرے کان کی لو پکڑ لیتے۔ [صحیح مسلم: ۷۶۳]

اس حدیث کو دلیل بنا کر حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ ”قول علی أن الوضوء لا بمجب علی غیر المستغرق“ یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ وضو ایسی نیند سے واجب نہیں ہوتا جو مستغرق نہ ہو۔ [فتح الباری: ۴۱۵/۱]

⑥ ”سلاح الشيخ ابن باز فرماتے ہیں کہ: جب نیند اس قدر گہری ہو کہ شعور زائل ہو جائے تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ [مقالات و فتاویٰ ص ۳۰۴]

⑦ امام ابن حزم کا بھی یہی موقف ہے۔ [المحلی: ۲۱۲/۱]

سیدنا انس بن مالک سے روایت ہے کہ عہد رسالت میں صحابہ کرام نماز عشاء کا (اس قدر) انتظار کرتے کہ (غلبہ نیند کے باعث) ان کے سر جھکنے لگتے، پھر وہ نماز پڑھتے اور (نیا) وضو نہیں کرتے تھے۔ [سنن أبي داود: ۲۰۰، سنن دارقطنی: ۱۳۱/۱، وقال ابن حجر، إسناده صحيح، فتح الباری: ۴۱۵/۱] اور اس کی اصل صحیح مسلم [۳۷۶] میں موجود ہے۔

اس حدیث کو محدثین نے اونگھ پر محمول کیا ہے یعنی وہ نیند جو گہری نہ ہو۔ دیکھئے [فتح الباری: ۴۱۵/۱]

فائدہ

امام نووی فرماتے ہیں: ”اگر کسی کو شک ہو جائے کہ وہ سو گیا تھا یا محض اونگھ رہا تھا تو اس شک کی حالت میں اس پر وضو واجب نہیں ہوگا۔ ہاں یہ مستحب ہے کہ ایسا شخص وضو کرے۔“ [شرح مسلم: ۷۴۴]

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ

① گہری نیند خواہ کسی حالت میں آجائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

② معمولی نیند خواہ کسی حالت میں آجائے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

③ مسجد میں سونا درست ہے اس میں کوئی قباحت نہیں۔

عورت کا مسجد میں خیمہ لگا کر سونا جائز ہے۔ دیکھئے [صحیح البخاری: ۴۳۹]

مرد کا مسجد میں سونا جائز ہے۔ دیکھئے [صحیح البخاری: ۴۳۰-۴۳۲]

آپ ﷺ کا خاصہ

① رسول اللہ ﷺ سو بھی جاتے تو آپ کا وضو نہیں ٹوٹتا تھا اور یہ آپ کا خاصہ تھا۔

② سیدنا عبد اللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ سو گئے آپ ﷺ نے خزانے مارے پھر آپ ﷺ کے پاس مؤذن آیا آپ ﷺ نکلے آپ ﷺ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ [صحیح مسلم: ۷۶۳]

③ امام سفیان فرماتے ہیں: ”هذا للنبی خاصه“ یہ نبی ﷺ کا خاصہ ہے۔ [صحیح مسلم: ۷۶۳]

④ امام نووی نے بھی اس کو آپ ﷺ کا خاصہ کہا ہے۔ [شرح مسلم: ۱۶۳/۱]

⑤ دوپہر کو سونا (قیلولہ) مسنون ہے۔ [صحیح البخاری: ۲۹۱۰]

⑥ اگر ایک جماعت نے قیلولہ کرنا ہے ان میں ان کا امیر اور امام بھی ہے تو امام یا امیر کو الگ قیلولہ کرنے کے لئے

سایہ مہیا کرنا چاہیے۔ [صحیح البخاری: ۲۹۱۳]

• جب بچے دس سال کی عمر کے ہو جائیں تو ان کے بستر الگ کر دینے چاہئیں۔ اس میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں شامل ہیں یعنی دو بہنیں جب دس سال کی ہو جائیں تو ان کے بستر الگ کر دیئے جائیں۔ اسی طرح دو بھائی جب دس سال کی عمر کو پہنچ جائیں تو ان کے بستر بھی الگ کر دینے چاہئے۔

• رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کی تلقین کرو اور جب دس سال کی عمر کو پہنچ جائیں (اور نماز میں سستی کریں تو اس پر انہیں مارو اور ان کے درمیان بسترے میں تفریق کر دو۔“ [سنن ابی داؤد: ۳۹۱۵] ایک دوسری حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”مرد مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں جمع نہ ہو اور عورت عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں جمع نہ ہو۔“ [صحیح مسلم: ۳۳۸]

• علامہ مناوی شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں کہ ”جب تمہاری اولاد دس برس کی عمر کو پہنچ جائے تو شہوت کی مصیبتوں سے ڈرتے ہوئے ان کے وہ بستر جہاں وہ سوتے ہیں۔ جدا جدا کر دو۔ اگرچہ دو بہنیں بھی ہوں۔“ [کذا فی عون المعبود: ۹۹۲، ۵ = دار احیاء التراث]

• سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں: ”کان رسول اللہ ﷺ یصلی وأنا راقدة معترضة علی فراشه...“ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے اس حال میں کہ میں آپ ﷺ کے بستر پر (آپ کے سامنے) چوڑائی میں سوئی ہوتی۔“ [صحیح البخاری: ۵۲]

• امام بخاریؒ نے اس پر ’سونے والے کے پیچھے نماز پڑھنا‘ کا باب باندھا ہے۔
• کچھ لوگ سو رہے ہوں اور کچھ لوگ جاگتے ہوں تو السلام علیکم آہستہ کہنا چاہئے۔
• نبی کریم ﷺ کا عمل تھا کہ آپ ﷺ رات کو تشریف لاتے اور اسی طرح سلام کرتے کہ سونے ہوئے کو بیدار نہ کرتے اور بیدار کو سنا دیتے۔“ [صحیح مسلم: ۲۰۵۵]

اس حدیث کے تحت امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ ”اس میں یہ ادب ہے کہ جب آدمی ایسی جگہ پر جائے جہاں پر کچھ لوگ سو رہے ہوں اور کچھ بیدار ہوں تو آنے والا سلام کہے اور سلام ہلکی اور اونچی آواز کے درمیان میں ہو۔ (یعنی درمیانی آواز میں) اتنا اونچی ہو کہ وہ بیدار لوگوں کو سنا دے اور دوسروں کو پریشان نہ کرے۔“ [شرح مسلم: ۱۸۴۲]

• **ملاحظہ:** اس سے یہ بھی مسئلہ مستنبط ہوتا ہے کہ اگر کچھ لوگ سوتے ہیں تو ان کے پاس جاگنے والوں کو اس طرح اونچی آواز میں باتیں نہیں کرنی چاہئے کہ سونے والے بیدار ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے۔

• حائضہ عورت کے ساتھ ایک ہی چادر میں خاوند کا سونا صحیح ہے۔ [صحیح البخاری: ۳۲۲]
• سویا ہوا جب رات کو بیدار ہو تو تفضاے حاجت کرنے کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں اور چہرے کو دھو کر سونے۔ [مسلم: ۳۰۴]
• سونے ہوئے کافروں پر دوران جنگ حملہ کرنا صحیح ہے۔ [صحیح البخاری: ۲۵۴۱، صحیح مسلم: ۱۷۳۰]

خواب کے احکام

خواب کا تعلق نیند سے ہے اس لئے ہم خواب کے احکام بھی اسی میں لارہے ہیں۔
• اچھا خواب دیکھنے پر مندرجہ ذیل کام کرنے چاہئے:
• الحمد للہ کہے۔

- ❁ آگے بیان کرے اور اسی کو بیان کرے جس سے اس کو محبت ہو۔ [صحیح البخاری: ۲۹۸۵]
- ❁ برا خواب دیکھنے پر مندرجہ ذیل کام کرنے چاہئے:
 - ❁ اس سے پناہ مانگے۔
 - ❁ اس کو آگے بیان نہ کرے اور ایسا خواب اس کو نقصان نہیں دے گا۔ [صحیح البخاری: ۲۲۹۲]
 - ❁ وہ اپنی جانب تین بار تھو کے اور تین بار اَعُوذُ بِاللّٰهِ پڑھے اور پہلو بدل لے۔ [صحیح مسلم: ۲۲۶۲]
 - ❁ برا خواب دیکھنے پر نماز پڑھے۔ [صحیح مسلم: ۲۲۶۳]

